مقالہ خصوصی　　حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی *

طالبان سے پہلے اور بعد کی دنیا

امت مسلمہ کو تاریخ کے مشکل ترین موڑ پر سب سے بڑی آزمائش کا سامنا

اس سال ہم مسلمانانِ عالم ہجری سال نو ۱۴۲۳ھ کا آغاز اس حال میں کر رہے ہیں کہ امت مسلمہ اپنے آپ کو اپنی تاریخ کے مشکل ترین موڑ پر دیکھ رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی قوموں اور ملکوں نے اس وقت حساب بیباک کرنے کی ٹھان لی ہے اور عرصے سے تیاری کئے جا رہے ہیں اسلام اور مسلمان مخالف قوتوں خوفناک منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیل کانٹے درست کر لئے ہیں۔

آج امت کو اپنی طویل تاریخ کی سب سے بڑی آزمائش کا سامنا ہے۔ ہر چند کہ اس امت کی تاریخ، آزمائشوں اور اپنے وجود کے خلاف سازشوں سے پر رہی ہے، لیکن انسانیت کے لئے سایہ رحمت تہذیب وثقافت کے نمائندے کی حیثیت سے یہ امت، تمام طوفانوں اور آندھیوں کے سامنے سینہ تانے کھڑی رہی۔ خیر امت کی حیثیت سے وہ اپنا کردار ادا کرتی رہی ہے اور تیرگی کے علمبرداروں اور جاہلیت کے مجاوروں اور پنڈتوں کی طرف سے نور الٰہی کے بجھانے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور انسانیت کے لئے رب کائنات نے جس خیر کو پسند کیا ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا کوئی منصوبہ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا، بلکہ وہ پوری طاقت اور لیاقت کے ساتھ شر کو مغلوب کرتا اور باطل کے تمام لشکروں کو شکست فاش دیتا رہا، جس نے حق کے خلاف دست درازی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تاریکی کے سارے خاندانوں کے مقابلے میں روشنی کا بول بالا کیا بلکہ اس کے جاہ وجلال میں اضافہ کرتا گیا۔

آج فیصلہ کن انداز میں، ہم مسلمانوں کے تعلق سے جس سازش کا نفاذ عمل میں لایا جا رہا ہے وہ ایک دن کی پیداوار نہیں۔ وہ گزشتہ کل تیار کر کے ہمارے صحن خانہ میں آج نافذ نہیں کی جا رہی، بلکہ یہ سازش طویل عرصے اور برسہا برس کے غور وفکر کے بعد، امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا کے پروٹسٹنٹ، جرمنی اور روس کے آرتھوڈکس، فرانس واٹلی کے کیتھولک، سارے مغرب کے سیکولر، تاجکستان، ازبکستان اور دیگر ملکوں کے کمیونزم کے شکست خوردہ دستوں اور تمام

* رئیس تحریر ماہنامہ ''الداعی'' واستاذ ادب عربی، دار العلوم دیوبند

جگہوں کے شیاطین، صیہونیوں اور صنم پرستان چین و جاپان وغیرہ کی مشترکہ اسلام و مسلمان دشمن کوششوں کے ذریعے تیار کی گئی۔

موجودہ آزمائش ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے ماضی میں امت کو پیش آنے والی تمام آزمائشوں سے بڑھی ہوئی اور خوفناک ہے۔ صلیبیوں اور تاتاریوں کی یورش اس کے سامنے ہیچ ہے لیکن سارے قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ دشمنان اسلام کی یہ آخری مایوسانہ اور ناکام کوشش ہے۔ انہیں بھی بخوبی معلوم ہے کہ ان کی یہ کوشش مرتے ہوئے انسان کی موت کی سختیوں سے چھٹکارے کے لئے وہ آخری کوشش ہے جو بالآخر ناکام رہتی ہے اور موت کا وہ آخری اور فیصلہ کن وار اس کا کام تمام کر دیتا ہے جس کو ناکام بنانے یا ایک سکنڈ کے لئے ٹالنے کی، کائنات کی کوئی طاقت استطاعت نہیں رکھتی۔

آج امت پر جو سخت، بھرپور اور ٹھوس صلیبی صیہونی اور وثنی حملہ ہوا ہے، ماضی قریب و بعید کی تاریخ اور عالمی حالات کے سیاق و سباق کے مطالعے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ خواہ یہ جملہ زمانی طور پر طویل اور مکانی طور پر دراز ہو لیکن تاریخ جدید کے جاہلی کیمپ اور صہیونی و صلیبی و وثنی خیمے کی طرف سے یہ شاید آخری مہم جوئی ثابت ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس حملے میں امت کو مختلف شکلوں میں جان و مال کی بہت سی قربانیوں سے گزرنا پڑے لیکن علامتیں مظہر ہیں کہ انشاء اللہ اس معرکے کا فیصلہ امت ہی کے حق میں ہوگا اور بالآخر وہی یہ معرکہ جیتے گی۔ جاہلی کیمپ چاہے آج ناچے، گائے اور اترائے، لیکن اس کو کمر توڑ اور رسوا کن شکست کے سوا کوئی چیز ہاتھ نہ آئے گی کہ

مسلمان کو مسلماں کر دیا، طوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے، گوہر کی سیرابی

علامہ اقبال نے خلافت عثمانیہ کے سقوط پر جو زندہ جاوید شعر کہا تھا وہ ملت کی موجودہ زبوں حالی پر بھی اسی قدر منطبق ہے جس قدر وہ عثمانیوں کے زوال پر چسپاں تھا اور امید کی جو مشعل اقبال نے اپنے اسلامی تخیل اور ایمانی بصیرت سے فروزاں کی تھی وہ ہنوز اسی طرح روشن ہے۔

اگر عثمانیوں پہ کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

تاریخ، تہذیب، شجاعت، دینی حمیت اور اسلامی غیرت کے حوالے سے لافانی صفات کے حامل مسلمان ملک افغانستان کی سرزمین پر جس شیطانی ڈرامہ کے اسٹیج کئے جانے کا آغاز ہوا ہے اس کے اسٹیج کئے جانے کا عمل جلدی میں اور اس آسانی کے ساتھ ختم نہیں ہوگا جو ہمارے سادہ لوح مسلمانوں، خصوصاً قائدین و حکام کو نظر آ رہا ہے اور بدقسمتی سے شکست خوردگی اور تنزل کے جس دور میں ہم امت مسلمہ زندگی گزار رہے ہیں، ہم سبھی ''سادہ لوحی'' کا شکار

ہیں کہ ہمیں کسی مسئلے کو وقت گزر جانے کے بعد ہی (اور بہ قول عربی شاعر ''آئندہ کل کو چاشت کے وقت'' ہی) باور کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ ڈرامہ عربی اور اسلامی اکھاڑے میں بلکہ ساری دنیا کے اسٹیج پر تادیر دکھایا جاتا رہے گا۔ دنیا کے ''آقا'' اور عالم کے پولیس مین ''بوش'' نے صاف لفظوں میں جو بات کہی ہے اس کے سمجھنے میں ہمیں دیر کیوں لگ رہی ہے ''یہ جنگ ہمہ گیر' طویل' غیر روایتی اور ہر محاذ پر لڑی جائے گی' اس میں سارے وسائل سے کام لیا جائے گا اور ہر قسم کے اسلحے استعمال کئے جائیں گے''!!

طالبان سے پہلے اور بعد کی دنیا

طالبان کے بعد کی دنیا' یقیناً طالبان سے پہلی کی دنیا سے یکسر مختلف ہوگی۔ افغانستان پر شب و روز کی امریکی 'مغربی' صیہونی اور صلیبی بمباری اور خوفناک بربریت و درندگی کے نتیجے میں (جس سے کم تر درجے کی بمباری برطانیہ' فرانس روس اور خود امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک کے بڑے بڑے شہروں کو ڈھیر کرنے کے لئے کافی تھی) طالبان کا سقوط' اسلام اور مسلمانوں کی جدید تاریخ کا کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ ہر اعتبار سے غیر معمولی واقعہ ہے کیونکہ اس کے نتائج سے صرف اس ''زوال'' کی آگ میں جلنے والے اور براہ راست اس کی تپش کو محسوس کرنے والے ہی متاثر نہ ہوں گے بلکہ اس کی لپیٹ ان لوگوں کا بھی دامن بلکہ گریبان جلا ڈالے گی جو ''برامن ساحل'' پر بیٹھ کر ''تماشا'' دیکھتے رہے ہیں اور ان حرماں نصیبوں کو دیر یا سویر تو بھسم ہونا ہی' جنہوں نے طالبان اور ان کی تمام نیکیوں کو 'خاکستر' بنا ڈالنے کے لئے چمن افغانستان میں آگ لگانے کے لئے دشمنوں کو نہ صرف مدد دی بلکہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے'' کا ہو بہو مصداق بنے۔

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

دشمنوں کے ذریعے طالبان کا سقوط' کسی محدود اثر والی تحریک کی تباہی نہیں بلکہ صحیح معنی میں اسلامی اور دشمنان خدا و دشمنانِ مسلمین کے لئے مرعوب کن طاقتور ملک کی تعمیر کے منصوبے کو ناکام بنا دینا ہے۔ افغانستان پر دھاوا بولنے اور طالبان کو ختم کر دینے کی سوچنے کی دشمنان اسلام کو ہرگز ضرورت نہ ہوتی' اگر ان کی حکومت ان کے لئے ''خطرناک'' نہ ہوتی۔ اس ''خطرناکی'' کی وجہ طالبان کی عسکری طاقت ان کی جنگی مشینری' یا ان کے اسلحہ خانے کا جدید ترین اسلحے سے بھرا پڑا ہونا نہیں تھا بلکہ ''خطرناکی'' کی وجہ ان کی صحیح اسلامی اسپرٹ' مثالی شجاعت' اصولوں کی سختی سے پابندی' اسلامی اقدار کی بحالی کیلئے عزم مصمم' شریعت کے مکمل نفاذ کے لئے ٹھوس کوششیں' شرک و بدعت کے خلاف واقعی جنگ کے لئے مضبوط ارادہ اور وہ زبردست ایمانی طاقت ہے جس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ڈھیر ہو جاتی ہیں اور جس کی وجہ سے ایک مسلمان اسلامی اصولوں پر کوئی سمجھوتا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حالات کی تمام نزاکتوں اور خطرناک ترین بحران کی گھڑی میں بھی۔ یعنی خطرے کی اصل وجہ ان پر اسرار اور ذوق خدائی سے سرشار بندوں کی

سمت سفر کی صحت ہے!۔

اپنے تمام اختلافات و تضادات کو پس پشت ڈال کر یہ دشمنان اسلام طالبان سے لڑنے اور افغانستان کو تباہ کرنے کے لئے ہرگز اس طرح ہلّہ نہ بولتے' اگر یہ طالبان اسی طرح کے ''مسلمان حکمراں'' ہوتے جیسے دیگر ''اسلامی ملکوں'' کے قائدین و حکام ہیں جو امریکہ اور یورپ سے اتنا ڈرتے ہیں کہ اگر خدا سے اتنا ڈرتے تو ان کو دنیا اور آخرت کی ساری بگڑی بن جاتی۔

امریکہ تو یہ کرنے میں کامیاب ہوگیا کہ اس نے دنیا کے تمام صلیبی' صیہونی ' وثنی اور سیکولر ملکوں کو افغانستان پر ہلا بولنے کے لئے اکٹھا کرلیا اور اس نے سارے ''اسلامی'' ملکوں کو گونگے شیطان یا بیمار منافق کا کردار ادا کرنے پر مجبور کردیا' لیکن یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ سارے اسلامی ممالک مل کر امریکہ کے خلاف تنقید نہ سہی کوئی حرفِ احتجاج یا حرف تحفظ درج نہ کرا سکے اور وہ ''خوش اخلاقی'' یا ''تواضع وانکسار'' کے پیرائے (Courtesy) میں بھی امریکہ سے یہ تک نہ کہا کہ افغانستان پر حملہ اور طالبان کو نشانہ بنانے سے پہلے وہ ایسے شواہد پیش کرے جس سے اسلامی دنیا اور پورا عالم واقعی طور پر یہ مان لے کہ 11 ستمبر کے واقعات میں اسامہ بن لادن اور ان کی القاعدہ کا ہاتھ تھا' تاکہ امریکہ کو طالبان کو ''مجرم'' قرار دینے کا حق حاصل ہو کہ انہوں نے اسامہ جیسے خوفناک دہشت گرد کو پناہ دے رکھی ہے۔ چنانچہ آج تک جب کہ اس واقعے پر کئی ماہ گزر گئے ہیں۔ امریکہ اپنی ساری کوششوں اور تگ و دو کے بعد بھی ایسے ٹھوس شواہد نہیں پیش کرسکا جن کی وجہ سے عدالتی طور پر اسامہ بن لادن کو ملزم قرار دیا جاسکے۔ بلکہ اب تک یہی کہا جارہا ہے کہ ان دھماکوں کے پیچھے جن لوگوں پر شبہ ہے ان میں اسامہ بن لادن سرفہرست اور نمبر ایک مشتبہ ہیں۔

محض شبہے کی بنیاد پر اور عدالتی طور پر الزام کے ثبوت کے بغیر اور بغیر ایسے شواہد کے جن سے عالم کو یہ یقین ہوسکے کہ ۱۱ ستمبر کے دھماکے میں فلاں فلاں مجرم ہیں' امریکہ کا اپنے کافر حلیفوں کی مدد سے افغانستان پر تابڑ توڑ بم برسانا اور پورے ملک کے ڈھانچے کو مکمل طور پر ختم کردینا' ایک بڑے سوال کو جنم دیتا ہے: کہ کیا کسی طاقتور ملک کے لئے محض اپنے اس ذہنی شبہے کی بنیاد پر دوسرے کمزور ملک کے خلاف فوجی کاروائی جائز ہے کہ یہ کمزور ملک اس کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے یا نقصان پہنچا چکا؟! اگر ایسا کرنے کی چھوٹ دے دی جائے تو پھر یہ کہا جاسکتا ہے کہ عراق نے جو کویت پر محض اس شبہے اور زبانی الزام کی بنیاد پر حملہ اور قبضہ کرلیا تھا کہ وہ ہمارے فلاں علاقے سے زیر زمین ذخیرہ پٹرول کو کشید کررہا ہے ' جائز ہونا چاہیے تھا ' پھر یہ امریکہ اور دوسرے تمام اسلامی اور عربی ملکوں نے اس کے خلاف آسمان و زمین کیوں سر پر اٹھالیا تھا؟! حالانکہ امریکہ کی منطق سے عراق کے لئے یہ بالکل جائز تھا کہ وہ کویت کے خلاف فوجی کاروائی کرکے اس پر قبضہ کرلے' کیونکہ وہ کویت سے زیادہ طاقتور تھا اور ہے اور اس کو اپنے مفادات کو ضرر پہنچانے کا کویت پر شبہ تھا اور کویت ضعیفی کے جرم کا مرتکب رہا تھا اور اب تک ہے اور جرم ضعیفی کی سزا ہمیشہ

مرگ مفاجات ہوا کرتی ہے!

اگر امریکہ کی اس منطق پر عمل کرنے کی چھوٹ دے دی جائے' تو ساری دنیا انارکی (Anarchy) اور لاقانونیت وانتشار کی آماجگاہ اور شر وفساد کا اکھاڑہ بن جائے گی۔ یہاں جنگل کا وہ قانون رائج ہو جائے گا جس کی رو سے بڑے جانور چھوٹے جانوروں کو نگل لیتے ہیں اور جہاں ہر طاقت ور درندے کو کسی بھی کم زور جان دار کو ستانا اور اس پر ظلم کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

عالمی برادری کو چاہئے اس منطق سے اختلاف ہو' لیکن امریکہ اس پر بے طرح ایمان رکھتا ہے اور قولاً وفعلاً وہ اسی پر عمل کرتا ہے' کیونکہ اس کو اپنی عسکری طاقت اور سائنسی وٹیکنیکل ترقی اور جدید ترین اسلحہ کی پیداوار اور وسیع تر تباہی والے ہتھیاروں سے' اس کا اسلحہ خانوں کے پھٹے پڑنے پر' اس کو بری طرح غرور ہے۔ وہ اسی منطق کی رُو سے سارے اسلامی اور عربی ملکوں کو............ جیسے مصر' عراق' سیریا' افغانستان' پاکستان (جس کے متعلق باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اس کے اصلی حلیف ودلے پالک' صیہونی مملکت کا' اس کے نیوکلیائی پروگرام کو پاکستان سے اپنی فوج ہٹانے' اگر ہٹانے کا ارادہ ہو' سے قبل تباہ کر دینے کا ارادہ ہے تا کہ افغانستان پر چلائے گئے تیر سے اس شکار کو بھی گھائل کر دیا جائے) ....جن کے متعلق اس کو ذرا بھی اندیشہ ہوا کہ ان کے اندر ''استطاعت والی طاقت'' کی تیاری دلچسپی پائی جاتی ہے جو دیر یا سویر اس کے لئے یا دیگر اسلام ومسلمان دشمن طاقتوں کے لئے جن میں صیہونی اور صلیبی سرفہرست ہیں' خطرہ بن سکتی ہے۔ اس کے بالمقابل امریکہ اسرائیل کو پیہم اور بے حساب مادی واخلاقی عسکری وسیاسی واقتصادی مدد کے ذریعے اور ساتھ ہی ساتھ سارے عربی ملکوں پر اپنے عسکری وسیاسی غلبے کو پائے داری اور استحکام دے کر' اسرائیل کو ایک ایسا طاقت ور ترین نیوکلیائی' اقتصادی اور عسکری ملک بنا دیا ہے کہ اس وسیع تر خطے میں کوئی عربی یا اسلامی ملک اس کو کبھی آنکھ نہیں دکھا سکتا' لیکن وہ جب چاہے' جس ملک کو چاہے' سبق سکھا دینے کی پوزیشن میں ہے اور نہ صرف فلسطینیوں کو تباہ اور سرزمین فلسطین کو ہضم کر لینے اور مسئلہ فلسطین کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینے کے لئے آمادہ کار اور برسرپیکار ہے بلکہ ہر اس عربی اور اسلامی ملک کی خبر لینے کے خم ٹھونک کر میدان میں آ چکا ہے۔ جو اس کے ارادے کی راہ میں حائل ہونے کی سوچے۔

کہ ہو نام' افغانیوں کا بلند:

تابناک اور روشن وسنہرے جلی قلم سے تاریخ یہ ریکارڈ کرے گی کہ افغانستان کی طالبان اسلامی حکومت (افغانستان سے سوویت یونین افواج کو بھگا دیئے جانے کے بعد اور ان مجاہدین کی سالہا سال تک خون ریز آپسی رسہ کشی کے بعد' جنہیں سوویت افواج سے لڑنے کے جذبے نے تو ایک کر دیا تھا لیکن اسلامی اصولوں کو برپا کرنے کا کوئی جذبہ انہیں متحد نہ کر سکا تھا اور جو آپس میں اس طرح برسرپیکار رہے کہ ساری دنیا کے اسلام پسندوں کو اس عالمی برادری

کے سامنے بے حد شرمسار ہونا پڑا تھا' جو انتہائی استعجاب کے ساتھ یہ سوال کرتی تھی کہ کل بے دین کمیونسٹوں سے لڑنے والے یہ "مجاہدین" آج آپس میں ایک دوسرے سے گھتم گھتا کیوں ہو رہے ہیں؟ ان برسرپیکار گروہوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کسی مخلص کی نصیحت اور کسی دردمند کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں' اور ان کی ہٹ دھرمی اور اصرار بے جا' کے سامنے وسیع تر اسلامی دنیا کے تمام ہمدرد علماء وقائدین کی کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں[1] تاریخ یہ ریکارڈ کرے گی کہ اس نوخیز اسلامی حکومت کی وجہ سے' جس کے اجزائے ترکیبی طالبان علوم نبوت تھے' عداوتوں کے کافور ہونے اور صد چاک دلوں کے ملنے کا سامان بہم پہنچا اور طویل رسہ کشی اور خانہ جنگی کے بعد سارے قبائل یک جان و دو قالب بن گئے۔ اس نوزائیدہ اور بے نوا اسلامی حکومت نے' عالمی برادری خصوصاً امریکہ اور اس کی دل پسند لونڈی اقوام متحدہ کی طرف سے' ہر طرح کی ناروا اور ہر اعتبار سے بلا جواز سیاسی اور اقتصادی پابندیوں کے باوجود' اسلامی شریعت کے نفاذ اور ملک کی عام ترقی واستحکام' بالخصوص امن وامان کے قیام کیلئے جو کامیاب کوشش کی سچ یہ ہے کہ بہت سے وہ ممالک جو اپنے آپ کو سوفیصد "اسلامی" کہتے ہیں' بھی ہنوز اتنا کچھ نہیں کر سکے۔ طالبان کی اسلامی حکومت نے وسیع تر اصلاحی کام کئے' اعلیٰ و ارفع اسلامی مقاصد کو برپا کیا' عظیم شرعی اصولوں کو عملی جامہ پہنایا' افغانستان کے تباہ حال ڈھانچے کی تعمیر کی سمت میں پیش رفت کی' عزت وآبرو کے لٹیروں سے کہہ دیا کہ اب تمہاری راہ مسدود کر دی گئی ہے' شرک و بدعت کے رکھوالوں کو بتا دیا کہ تمہیں راہ راست پر آنا ہوگا' امن وامان اور ڈسپلن پر کاربند رہنے کے لئے افغانیوں کے مذاق و مزاج کی خود کار تربیت کی' چنانچہ امن وامان خانہ جنگی والے افغانستان کا طالبانی اسلامی حکومت میں شناخت بن گیا...... سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان اسلامی وانسانی اصول ومبادی پر ثابت قدمی کو' اس حکومت نے اپنا اصل مشغلہ بنا لیا' جن کی حفاظت کے لئے افغانی مسلمان جدید وقدیم سامراج سے لڑتے رہے تھے اور ماضی میں کسی کو اپنے ملک میں در آنے اور وہاں فساد مچانے کا موقع نہیں دیا' لیکن اب وہ' خود افغانی "مجاہدین" کی ناسمجھی اور عالمی برادری کی سازش کی وجہ سے اپنے ہاتھوں پامال ہو رہے تھے۔

گویا طالبان نے "خوشحال خان خٹک" افغانی کی اس آرزو کو پوری کر دکھائی جس کو علامہ اقبال نے یوں ادا کیا ہے۔

قبائل ہوں ملت کی وحدت میں گم
کہ ہو نامِ افغانیوں کا بلند
محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے

لیکن انتہائی افسوسناک بات ہے کہ غرض اور مرض دونوں کی وجہ سے نہ صرف نام نہاد عالمی برادری اور اسلام

دشمن عالمی کیمپ نے اس ہونہار اور صحیح سمت میں محوسفر اسلامی حکومت کی ہر نیکی سے تجاہل عارفانہ کا معاملہ کیا اور اس کے ہر کارنامے کو اس کا مکروہ ترین اور نا قابل مواخذہ گناہ قرار دیا' بلکہ اس کے سلسلے میں تجاہل لاپرواہی اور مکمل طور پر عدم دلچسپی کا رویہ ان مسلمانوں نے بھی اپنائے رکھا جنہیں اسلامی مسائل سے بے انتہا دلچسپی کا دعویٰ رہا ہے۔ یہ مسلمان بھی اس حوالے سے تردد اور شک و شبہے کا شکار رہے اور یہی سوال کرتے رہے کہ یہ طالبان کون ہیں؟ بلکہ وہ طالبان کے سلسلے میں عالمی میڈیا پر قابو یافتہ مغربی میڈیا کی باتوں کو دہراتے رہے کہ طالبان ''کٹر'' ہیں ''تشدد پسند'' ہیں ''گفت و شنید اور مفاہمت نا آشنا'' ہیں' ''کھلے پن سے محروم'' ہیں' ''عصری زبان'' نہیں سمجھتے' ''ترقی کے جذبے'' کو نہیں جانتے اور ان میں ان گنت نقائص ہیں حتیٰ کہ وہ نقائص کا مجموعہ ہیں۔

انسانی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا جانتا ہے کہ یہ وہ روایتی الزامات ہیں جو دین پسندوں' سچے مذہبی لوگوں' پابند شریعت اور صلاح و اصلاح کے لئے بے انتہا جذبے سے سرشار' اپنے وقت کے چیدہ انسانوں کو دیا جاتا رہا ہے۔ گزشتہ انبیاء و مرسلین اور ان کی قوموں کا جو احوال قرآن پاک نے ذکر کیا ہے اس کو پڑھنے سے انداز ہوتا ہے کہ انسانیت دشمن بگڑے ہوئے معاشرے نے انبیاء رسل کے سلسلے میں اسی طرح کا رویہ اپنایا تھا اور تقریباً ہر قوم نے اپنے نبی سے وہی کہا تھا جو قرآن پاک نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی زبان میں' اس طرح بیان کیا ہے:

''بولے اے شعیب کیا تیرے نماز پڑھنے نے' تجھ کو یہ سکھایا ہے کہ ہم چھوڑیں گے جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے' یا چھوڑ دیں کرنا جو کچھ کہ کرتے ہیں اپنے مالوں میں' تو ہی بڑا باوقار ہے' نیک چلن'' (سورہ ہود/۸۷)

شعیب علیہ السلام کی قوم ناپ تول میں کمی کرتی تھی' حضرت شعیب نے ان کو شرک و کفر سے باز رہنے کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس سے منع کیا کہ اس سے زمین میں فساد واقع ہوتا ہے تو حضرت شعیب کو انہوں نے یہ جواب دیا جو قرآن پاک نے ذکر کیا ہے' قرآن پاک نے نوح' ہود' صالح اور لوط علیہم السلام وغیرہ کی قوم کے حوالے سے بھی اسی طرح کی بات کہی ہے کہ ان انبیا نے ان کو نیک راہ سجھائی تو انہوں نے ان کو طرح طرح کی تہمت دی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس اخلاقی انارکی سے روکا' جس میں ان سے پہلے کوئی قوم مبتلا نہیں ہوئی تھی' تو انہوں نے حضرتؑ کو دوٹوک جواب دیا تھا:

''نکالو ان کو اپنے شہر سے' یہ لوگ بہت ہی پاک رہنا چاہتے ہیں۔'' (الاعراف ۔۸۲)

حضرت موسیٰ کو تو فرعون نے مسحور اور ساحر اور پتہ نہیں کیا کیا کہا تھا:

''میری اٹکل میں تو موسیٰ تجھ پر جادو ہوا'' (بنی اسرائیل/۱۰۱)

خود سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو کتنی تہمتیں دی گئیں اور کیا کیا اذیتیں پہنچائی گئیں۔

عصر حاضر میں' سعودی عرب اپنی تمام ان کمزوریوں کے ساتھ جن کی اصلاح کے لئے امت کے تمام ہمدرد

علماء کوشاں رہتے ہیں' اپنے اس ''گناہ'' کی وجہ سے کہ اسلامی شریعت پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کتاب وسنت کو اپنی حکومت کی اساس قرار دیتا ہے امریکہ اور اہل مغرب کی طرف سے ہمیشہ معرض تنقید میں رہا ہے اور مغربی میڈیا اس کو جمود کا الزام دیتا رہا ہے۔ اس کی طرف سے حدود اسلامی کے نفاذ کو تو ہمیشہ ہی قابل مذمت و ملامت قرار دیا گیا۔ ۱۱ ستمبر کے بعد تو مغربی میڈیا خصوصاً امریکی میڈیا کے نزدیک سب سے بڑا مجرم اسلامی ملک سعودی عرب ہی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ اسلام کا گہوارہ ہے اور یہاں کی یونیورسٹیوں اور تعلیم گاہوں میں اسلامی تعلیم کی وجہ سے دہشت گرد پیدا ہو رہے ہیں کہ اسلام اور اسلامی تعلیمات اس کے نزدیک سارے شرور وآفات کا سرچشمہ اور ہر طرح کی پس ماندگی و رجعت کی اساس ہے۔

اقوام متحدہ کی طرف سے' اقوام مختلفہ کا کردار

دوسری طرف تاریخ' انتہائی غم والم اور افسوس کے ساتھ یہ بات درج کرے گی کہ طالبان کی اسلامی حکومت اور اس کے عظیم کارناموں کے حوالے سے تجاہل اور چشم پوشی کا موقف مشرق ومغرب کے نہ صرف دشمنوں بلکہ دنیا بھر کے دوستوں' یعنی مسلمانوں کی طرف سے بھی' اس سے پہلے سامنے آیا کہ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے سلسلے میں امریکہ کی طرف سے ملزم قرار دیئے گئے اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کی وجہ سے' طالبان کو دہشت گردی کی سرپرستی کرنے کا مجرم قرار دیا جائے ان کی اچھائیوں سے انکار کا یہ رویہ بامیان میں بدھ کے مجسمے کے توڑے جانے سے پہلے سامنے آیا.......... وہ واقعہ جس کے لئے دنیا والوں نے آسمان سر پر اٹھالیا تھا۔ گویا یہ تاریخ عالم کا سب سے بڑا جرم تھا جس کی وجہ سے قیامت کی آمد بہت قریب ہوگئی تاریخ کی سرگرمی رک گئی' کائنات کے سفر میں خلل اندازی ہوئی۔ اگر یہ واقعہ رونما نہ ہوا ہوتا' تو ساری دنیا بھلائی سے بھری پڑی ہوتی' دنیا سے شر کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور انسانیت کو جس راحت وسکون کی تلاش ہے' وہ ہر ایک کو میسر ہوتی اور انسانیت کے لئے جان لیوا پسماندگی' جہالت' بیماری اور غربت کی ساری شکلیں ناپید ہو چکی ہوتیں' لیکن صد حیف..........

نیز باوجودے کہ یہ اسلامی افغانی حکومت 95٪ فی صد علاقے پر کنٹرول رکھتی تھی اور اپنے کنٹرول کے علاقوں میں اس نے (عالمی برادری کی طرف سے پریشان کئے جانے اور اس کے خلاف ہر طرح کی الجھنوں اور درد سری کا سامان بہم پہنچائے جانے کے باوجود) غیر معمولی امن وامان اور افغانستان کے کشمکش پسند قبائلی کلچر پر قابو پانے کے ذریعے' اتحاد واتفاق کی فضاء قائم کی' نام نہاد اقوام متحدہ نے اس کے وجود کو بھی تسلیم نہیں کیا اور مسلسل پانچ سال تک اس کو یہ عالمی تنظیم اپنے ہاں افغانستان کی سیٹ دینے سے گریزاں رہی یہی نہیں بلکہ اس پر مسلسل اور بلاوجہ وجواز' تادیبی پابندی قائم رکھی اور اس کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات منجمد رکھے۔ کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ اور عالمی صہونیت کے گھونسلے کی حیثیت رکھنے والی اس تنظیم نے طالبان کو جوڑنے اور قریب کرنے کے بجائے اپنی اصل ذمے داری سے

صرف نظر کرتے ہوئے اور عالمی برادری کے درمیان خلیج کو پاٹنے کے اپنے حقیقی فرائض کو پس پشت ڈال کر طالبان کو دنیا والوں کی بزم سے دور رکھنے کیلئے ہر طرح کا جتن کیا اور اس طرح اس نے عہد جدید میں اور غالباً اپنی تاریخ کے بہت بڑے یا سب سے بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

طالبان کو اقوام متحدہ کا سہارا لے کر بلکہ اس کو مجبور کر کے عالمی برادری کے نمائندوں نے خصوصاً امریکہ اور صیہونی طاقت نے الگ تھلگ کئے رکھنے اور ''خارش زدہ اونٹ'' کی طرح عالمی ''باڑے'' سے دور اور بہت دور رکھنے کے لئے کون سا حربہ ہے جس کو اس نے استعمال نہیں کیا؟ جس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ امریکہ اور صہیونیوں اور اسلام دشمن کیمپ کو اس طالبانی اسلامی حکومت سے کس درجہ الرجی تھی جس نے پوری خودداری اور طاقت کے ساتھ مغرور مغرب اور ناشکرے مشرق اور ان عالمی دارالحکومتوں کے ''اوامر و نواہی'' کو ٹھکرا دیا تھا جو اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے دشمنی اور نفرت کے منصوبوں کی تیاری اور پوری دنیا میں اس کی برآمد کے لئے اپنی ممتاز شناخت رکھتے ہیں جیسے واشنگٹن، لندن، تل ابیب اور ماسکو وغیرہ۔

دنیا والے خواہ چپ سادھے رہیں اور سچائی کی تائید میں کوئی لفظ اپنے منہ سے نہ نکالیں، لیکن انہیں اس بات کا مکمل یقین ہے کہ امریکہ نے اسامہ اور بالآخر طالبان پر ۱۱ ستمبر کے واقعات کا جو الزام دیا ہے اس کا کوئی ٹھوس ثبوت ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود اس کو ہاتھ نہیں لگ سکا ہے طالبان نے اس بے دلیل الزام کو مسترد کر دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ جب تک کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاتا، اسلامی قواعد کی رو سے اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جاسکتا، افغانستان کے سارے علماء نے مشورے کے بعد بالاتفاق یہ رائے قائم کی تھی کہ بلا ثبوت اسامہ کو کسی کے حوالے نہ کیا جائے اور اگر یہود و نصاریٰ اور ان کے مشرک یا نام نہاد مسلمان حلیف افغانستان کے خلاف جارحانہ کاروائی کرتے ہیں تو ان کے خلاف افغانیوں پر جہاد فرض ہے۔

بہر صورت ان دشمنوں نے افغانستان پر بموں اور میزائلوں کی بارش کی اور بین الاقوامی قانون کی رو سے ممنوعہ وسیع تباہی کے تمام ہتھیار استعمال کئے اور ایسے ایسے بم گرائے جن سے پہاڑوں کی ساخت، قدرتی آب و ہوا کی کیفیت؟ زمین کی زراعتی صلاحیت، انسانوں کے لئے قدرتی زندگی جینے کے لئے لابدی وسائل سبھی کچھ تباہ ہو گیا بعض بموں کے ذریعے کئی کلومیٹر کے علاقے میں اور زیر زمین پچاسوں میٹر گہرائی تک سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا اور افغانستان کا ایک بڑا علاقہ ہمیشہ کے لئے شوریدہ اور بنجر بن گیا اور ہزاروں بے گناہ افغانی بچے، بوڑھے، نوجوانوں اور عورتیں لقمہ اجل ہو گئے اور جو زندہ ہیں ان میں سے ہزاروں اپاہج لنگڑے لولے، اندھے، بہرے، ذہنی توازن سے محروم ہیں اور ان کی زندگی ان کے دوش ناتواں پہ بار ہو چکی ہے۔ غربت و افلاس کی جو طویل المیعاد فصل امریکہ نے اس ملک میں بوئی ہے وہ اس پر مستزاد ہے [۲] جب کہ ساٹھ لاکھ افراد طبی سہولتوں سے محروم ہو گئے ہیں .... اور اب

پوری دنیا خصوصاً اسلامی ملکوں سے امریکہ یہ مطالبہ کررہا ہے کہ ہم نے اپنے ظلم وستم کے ذریعے افغانستان کو جو جہنم کدہ بنا دیا ہے تو تم لوگ اس کو اپنے پسینے سے کمائی ہوئی دولت کے ذریعے جنت کدہ بناؤ' تاکہ افغانیوں کا فائدہ ہو نہ ہو' ہم یہاں تادیر فسق وفجور اور فتنہ فساد کی کاشت کرتے اور نہ صرف افغانیوں کے دین وایمان اور تہذیب وتمدن کو برباد کرنے کا سامان کرتے رہیں بلکہ ان کی عزت وآبرو سے بھی اسی طرح کھیلتے رہیں' جیسے ہم ان دیگر ملکوں میں کرتے رہے ہیں جہاں ہمیں کسی بہانے سے اپنی فوج اتارنے کا موقع ملا ہے۔

طعن رقیب دل پہ کچھ ایسا گراں نہ تھا۔

اس زبردست بم باری کے باوجود امریکہ کے بس کی بات نہ تھی کہ وہ طالبان کو زیر کرسکتے' اگر اس کو شمالی اتحاد'' کے عنوان کے تحت کام کرنے والے دغاباز اور بدکار منافقوں کی حمایت حاصل نہ ہوتی جس نے امریکی بم باری' روسی ٹینکوں اور بت پرستوں کی مدد کے طفیل' طالبان کے خلاف ''فتح مبین'' حاصل کی' حقیقت یہ ہے کہ طالبان کے لئے ممکن تھا کہ وہ مزید ڈٹے رہتے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی لاشوں پر گزر کر اقتدار کی کرسیوں کے لالچی ان بدکردار دغابازوں' بلکہ منافقوں کے کشتوں کے پشتے لگاتے' لیکن طالبان نے اپنی سچی دین داری اسلامی غیرت' اخلاقی مروت اور نازک وقتوں میں بھی اصول ومبادی کا دامن تھامے رہنے کی صفات کی وجہ سے ان غلامان ہوا وہوس اور نام نہاد مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو زیادہ آلودہ ہونے نہیں دیا بلکہ کسی قابل ذکر خون ریزی کے بغیر اپنی پوزیشنوں سے صرف اس لئے ہٹ گئے کہ بے گناہ افغانیوں کی جانیں مزید ضائع نہ ہوں اور تباہی سے جتنا کچھ بچایا جاسکتا ہے ضرور بچالیا جائے یقیناً انصاف پسند تاریخ ان کے اس شریفانہ موقف کو سنہرے اور روشن حروف میں لکھے گی جن کی تابناکی تاقیامت باقی رہے گی' انشاءاللہ۔

لیکن جس چیز کو یاد کرکے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل خون خون ہوجاتا ہے وہ یہ ہے کہ طالبان کے سقوط میں صرف ایران کے وہ شیعہ ہی شریک نہ تھے' جن کی حیثیت مسلمانوں کی صف میں ہمیشہ پانچویں کالم (The Fifth Column) [۳] کی رہی ہے اور نہ صرف دور اور نزدیک کے مسلم ملکوں کے سیکولر حکام وقائدین (جن میں پاکستان سرفہرست ہے) ہی شریک تھے بلکہ ان صحرانشینانِ عرب کے حکام وقائدین بھی شریک رہے' جن کے اسلاف کے متعلق شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا:

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں' نظر میں' اذان سحر میں
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اس نے پایا' انہی کے جگر میں

اور جنہیں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے "اسلام کا اصل عنصر یا اسلام کا "راس المال" قرار دیا تھا اور جنہیں خدائے حکیم نے اپنے نبی کا اولین مخاطب بننے کے شرف سے نوازا اور ماضی میں جن کی قربانی سے اسلام کو سرخ روئی حاصل ہوئی اور امت کے روشن ضمیر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ آئندہ بھی اسلام کے خیابان کے لالہ کو ہمیشہ خون عرب سے ہی قبا ملنے کا انتظار رہیگا اور اسلام کی کھیتی اصلاً انہیں کے جوانوں کے تازہ لہو سے ہمیشہ سرسبز و شاداب ہوگی۔

سچ کہا ہے شاعرِ اسلام ڈاکٹر محمد اقبال نے جنہیں خدائے کریم نے اسلام کی لافانی سچائیوں کی ترجمانی کے لئے لاثانی گویائی اور بے پایاں قادر الکلامی سے نوازا تھا:

خیابان میں ہے ' منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے ان کو خون عرب سے

اس طرح گویا سب سے زیادہ قریب کے رشتہ داروں سے اسلام پسندوں کا دل زخمی ہوا اور قرابت داروں کی ایذا رسانی جاہلی شاعر کے بہ قول سیف براں سے زیادہ کاٹنے والی ثابت ہوتی ہے۔

رونا یہ ہے کہ آپ بھی ہنستے تھے ' ورنہ یاں
طعنِ رقیب دل پہ کچھ ایسا گراں ' نہ تھا

اصل خطرے کی بات

طالبان کا سقوط' درحقیقت اس صحیح سمت کی طرف تیزی سے محوسفر اسلامی حکومت کے منصوبے کو ناکام بنادینا تھا' جس کا عرصے سے مسلمانانِ عالم کو انتظار تھا اور جس کے حقیقت بن جانے کے لئے اسلامیان عالم ہاتھ پاؤں مارر ہے تھے' تا آنکہ خدا کی توفیق سے طالبان کو صحیح راہ پر اپنے قدم ڈالنے میں کامیابی ملی اور توقع تھی کہ یہ بیج ایک روز تناور درخت بن کر اپنی گھنیری شاخوں اور ٹہنیوں کے ذریعے سارے عالم کے نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کیلئے سایہ رحمت و راحت ثابت ہوگا طالبان فرشتے نہیں تھے' وہ دودھ کے بھی دھلے نہ تھے' وہ بہر کیف بشر تھے' ان سے لغزشیں بھی ہوئیں غلط فیصلے بھی ہوئے' جلد بازیاں بھی سرزد ہوئیں' لیکن ان کی پاکیزہ نیت' بے لوث ارادے اور بے غرض اسلام پسندی اور شریعت اسلامی پر کاربندی اور افغان معاشرے میں اس کے نفاذ کی بے پناہ آرزو اور اپنی سی کوشش کے حوالے سے خود دشمنوں کو بھی کوئی شبہ نہ تھا۔ دشمنوں نے طالبان کے عزم مصمم کو بھانپ لیا تھا اسی لئے ان سے بری طرح خوف زدہ تھے کہ طالبان کا یہ جن جو بوتل سے نکل پڑا ہے کہیں ہم تمام طواغیت عالم پر ایک دن سوار نہ ہو جائے ہم مسلمان تو اپنے شیوے کے مطابق غفلت کا شکار رہے' لیکن شیاطین کے یہ چیلے اور اطاعت گزار شاگرد اپنے استاذوں کی طرح پیہم منصوبہ بندی اور سازش میں لگے رہے اور بالآخر وہی ہوا جو ہم کھلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں اور "بند ذہنوں" سے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں!۔

لیکن ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ دشمنوں کو وقتی طور پر اس پاکیزہ منصوبے کو ملتوی کردینے میں کامیابی ملی ہو تو ملی ہو' لیکن وہ ہمیشہ کے لئے اس کی راہ میں حائل ہونے کی طاقت اس لئے نہیں رکھتے کہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ باقاعدہ اور پائیدار طور پر مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں اور منافقوں کی حمایت نہیں کرسکتا۔ یہ کفار مشرکین اپنے خود تراشیدہ خداؤں کی حفاظت کے لئے چاہیے ایڑی چوٹی کا زور لگالیں' اپنے آپ کو سبز باغ دکھائیں آرزؤں کی سرسبز فصل اگائیں' سازشوں کے نئے نئے پودے پیدا کریں' اور ستم کاری کی تازہ قلم لگائیں یعنی مسلمانوں پر اپنے ترکش کے تمام تیر اچھال دیں' لیکن وہ اس ''خیر'' کی اساس کو نہیں اکھاڑ سکتے' جس کو اللہ اپنے بندوں کیلئے پسند کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔

لیکن فی الفور خطرے کی بات کچھ اور ہے' جس سے اسلامیان عالم کو متنبہ رہنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خبردار رہیں' آئندہ کے لئے ہوشیار رہیں اور مسلم عوام کو اس کا شکار بننے سے دور رکھیں۔

اب مشرق اسلامی کا سیکولر میڈیا (جو مغربی امریکی میڈیا کی لے میں گانا اور اس کی آواز سے آواز ملانے کا عادی ہے) طالبان کی اس حالیہ آزمائش کو خطرناک طور پر پیش کرکے حکمرانی کے اسلامی منہاج اور زندگی کے اسلامی طرز سے متنفر کرنے پر زور صرف کرے گا' وہ آزمائش جس میں طالبان کو مبتلا کرنے کے لئے صف کے اندر اور باہر کے تمام دشمنوں نے اپنا اپنا رول یکساں طور پر پورے ''اخلاص'' سے ادا کیا۔ مشرقی میڈیا (مغربی میڈیا کی مکمل نقالی کرتے ہوئے) صحیح اسلامی حکومت کے طالبانی تجربے کی یہ تصویر پیش کرے گا کہ یہ دین کا غلط تصور تھا' اسلام کا جامد طرز فہم تھا' معاصر مہذب انسانی معاشرے میں اس کو برتنے کا متشددانہ طریقہ کار تھا اس طرح طالبان کو قصوروار قرار دے کر ان ٹھوس اسلامی احکام اور ثوابت دین میں کیڑے نکالنے کی کوشش کرے گا جن کو برپا کرنے کے لئے طالبان ہمہ وقت کوشاں رہے اور کسی طرح کی دست اندازی کو گوارہ نہ کیا حالانکہ یہ احکامات طالبان کے ایجاد کردہ نہیں' یہ تو کتاب وسنت میں صریح عبارت میں مذکور ہیں۔ پھر یہ سیکولر مشرقی میڈیا ساری دنیا میں ''دہشت گردی سے لڑنے'' کے نام پر ان محکم و واضح دینی قوانین کے خلاف جنگ چھیڑ دے گا۔ یہ بات دشمنوں کی اب تک کی کاروائیوں اور منافق سیکولروں کی اب تک کی ''اچھل کود'' سے اچھی طرح آشکارا ہوچکی ہے کہ ''دہشت گردی'' سے ان کی مراد ''اسلامی بیداری'' اور تمام دینی کام ہیں جن میں دینی تعلیم اور وہ تمام انسانی اور رفاہی کام شامل ہیں جو مسلمان کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے کسی بھی خطے میں انجام دے رہے ہیں' نیز وہ تمام تحریکیں اور جہادی منصوبے بھی اس میں داخل کرلئے گئے ہیں جن کا مقصد ناجائز قبضوں اور بے جا غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔

چونکہ صیہونی' صلیبی' وثنی اور ان کے دم چھلے یعنی سیکولر نظریے کے نام نہاد مسلمانوں کے ذریعے' طالبان کے اسلامی تجربہء حکومت کو ناکام کرکے ان کے خلاف' پوری دنیا میں دشمنی کی لہر اور افغانی معاشرے میں دین کے نفاذ کی ان

کی مخلصانہ مساعی کے تعلق سے شدید نفرت کی فضا پیدا کر دی گئی ہے اس لئے اب یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ خدانخواستہ ہمارے سیکولر مسلمان جو خود تو دین کے تابع نہیں ہونا چاہتے البتہ دین کو اپنے تابع بنا دینا چاہتے ہیں طالبان کے خلاف اس عالمی دشمنی اور نفرت کی لہر کا سہارا لے کر پوری دنیا میں "انتہا پسندی" "تشدد پسندی" "بنیاد پرستی" اور کٹر پن کے خلاف مہم چھیڑ دیں گے۔ اس سلسلے میں انہیں صہیونیوں، صلیبیوں اور سارے کفار و مشرکین کی حمایت حاصل ہو گی بلکہ وہ ان برائیوں سے لڑنے کے لئے انہیں اپنے ملک میں آنے کی دعوت دے سکتے ہیں جس کے لئے وہ بے تاب بیٹھے ہیں یا کم از کم کٹر پرست مسلمانوں سے حساب بے باق کرنے کا ان سے طریقہ کار معلوم کر کے اس پر عمل شروع کر دیں گے۔

چنانچہ پاکستان کے سیکولر، روشن خیال اور مغرب نواز بلکہ امریکہ کے غلامان وفا کیش حکمرانوں نے (اس پاکستان کے جس کو عظیم ہندوستان سے، اس لئے علیحدہ کیا گیا تھا تا کہ وہ نہ صرف حکومت و اقتدار بلکہ مکمل اسلام کے نفاذ کی کامیاب تجربہ گاہ ثابت ہو) مذکورہ بالا منفی اور خطرناک سمت میں تیزی سے سفر شروع کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے افغانستان میں اسٹیج کئے جانے والے ہمہ گیر اور دور رس امریکی ڈرامے کے حوالے سے امریکہ، یورپ صنم پرستانِ عالم اور عالمی صہیونیت کا پاکستان کو مکمل طور پر "ادارہ عاملہ" "انتظامی ادارہ" یا "ورکنگ بورڈ" بننے کی ذلت کو پسند کر لیا تھا۔ چنانچہ افغانستان میں طالبان کے انخلاء کو چند روز بھی گزرے نہ تھے کہ امریکی حکومت کے حکم پر، پاکستان کے دین بے زار خود ساختہ صدر پرویز مشرف نے، پاکستان کے سارے "انتہا پسند" "جہادی تنظیموں" اور اسلامی میدان میں سرگرم عمل اہم اداروں پر پابندی کا اعلان کر دیا اور ساتھ ہی یہ حکم بھی جاری کر دیا کہ تمام اسلامی مدرسوں حتیٰ کے مساجد وغیرہ کا رجسٹریشن ضروری ہو گا اور حکومت کی اجازت کے بغیر کوئی مسجد یا مدرسہ تعمیر نہیں ہو سکے گا اور یہ کہ دینی تعلیم کے تمام اداروں کے نصاب ہائے تعلیم کو اس طرح ترتیب دیا جائے گا کہ ان سے ملک کی تعمیر و ترقی میں مدد مل سکے اور ان سے اب آئندہ "دہشت گرد" پیدا نہ ہوں، کیونکہ خالص دینی تعلیم والا موجودہ نصاب ایک طرف تو ملک کی ترقی و تمدن سازی و جدت کاری میں مانع ہے۔ دوسری طرح ان کے ذریعے "دہشت گرد" تیار ہوتے ہیں، یعنی دین کی صحیح سمجھ رکھنے والا اور اسلامی غیرت و حمیت کے حامل علما پیدا ہوتے ہیں اور طالبانی تحریک جنم لیتی ہے، لہذا خطرے کے تمام "مسامات" اور اندیشوں کے تمام "روشن دانوں" کو بند کر دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

امریکہ کی اشتہائے جنگ میں اضافہ

سقوطِ طالبان کے بعد، نہ صرف پاکستان پر بلکہ تمام ہی اسلامی ملکوں پر امریکہ اور صہیونیوں کا یہ دباؤ بہت بڑھ گیا ہے کہ دینی تعلیم کے نصابوں میں نہ صرف تبدیلی لا کر "سرکاری دینی تعلیمی نصاب" نافذ کیا جائے، بلکہ دینی تعلیم کے مضامین کے گھنٹے اور تدریس کا دورانیہ بھی کم کر دیا جائے مثلاً ہفتے میں اگر بیس گھنٹے دینی تعلیم کے تھے، تو اب انہیں چار یا پانچ کر دیئے جائیں نیز ایسے دینی مضامین پڑھائے جائیں جن میں خدا اور بندے کے ذاتی تعلق کو اجاگر کیا گیا

ہو اور عبادت کے معاملات پر زور دیا گیا ہو اور حکومت وسیاست عمومی زندگی کے ڈھانچے اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کو دینی تعلیم کے ذریعے سمجھنے سمجھانے سے گریز کیا گیا ہو۔

عربی ممالک بالخصوص سعودی عرب سے امریکہ بار بار یہ مطالبہ کررہا ہے کہ وہ اپنے ہاں دینی تعلیم کے نصاب کو امریکہ کی مرضی کے مطابق اور صہیونیوں کی خواہش کی تکمیل کے معیار پر مرتب کرے' تاکہ اس کے ہاں جو بڑی تعداد میں ''دہشت گرد'' پیدا ہورہے ہیں (جن میں سے امریکہ کے بے دلیل الزام کے مطابق بہت سے اشخاص ۱۱ ستمبر کے حملے کے اصل مجرم ہیں) اس کا سلسلہ ختم ہو۔ سعودی عرب نے امریکہ کے اس مطالبے کو اپنی خودمختاری میں امریکی دخل اندازی کہہ کر پوری طاقت کے ساتھ مسترد کردیا ہے اور کہا ہے کہ ہم دین وشریعت کے حوالے سے کسی طرح کی مصالحت اور بھاؤ تاؤ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور اس سلسلے کی کسی کوشش کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا لیکن دیکھنا ہے کہ سعودی عرب آئندہ امریکہ اور صہیونیوں اور اپنے سیکولر مسلم حکام برادران کے دباؤ کو کتنی دیر تک اور کس حد تک برداشت کرتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ امریکہ کے اس سرکاری دباؤ کے ساتھ ساتھ امریکہ اور یورپ کے میڈیا نے' خصوصاً بڑے بڑے مغربی اخبارات نے زبردست اور شرارت آمیز مہم چھیڑ دی ہے اور اسلامی دینی تعلیم' کی تنقیص وتنقید کی شب وروز جگالی کے ذریعے' دنیا کو یہ باور کرانا شروع کردیا ہے کہ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے مجرمین جیسے دہشت گرد' اسلامی دینی تعلیم کے موجودہ نصاب کی دین ہیں۔

لائق ذکر ہے کہ امریکہ اور یورپ' جہاں اسلامی اور عربی ملکوں پر اسلامی دینی تعلیم کے مراکز پر کنٹرول اور نصاب ہائے تعلیم میں تبدیلی لانے کیلئے' زبردست دباؤ ڈال رہا ہے' وہیں وہ فلسطین کی ناجائز یہودی مملکت اسرائیل کے یہودی دینی تعلیم کے نصاب کے حوالے سے ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے' حالانکہ یہودیوں کا دینی نصاب واقعی صہیونی دہشت گردوں کو بڑی تعداد میں جنم دے رہا ہے۔ جو شب وروز عربوں اور فلسطینیوں کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کررہے ہیں بلکہ اسرائیل کی مملکت ہی دہشت گردی کے اصول پر قائم ہے۔

ہرچند کہ سعودی عرب نے امریکہ کی اس دخل اندازی کو' اس کے منہ پر ماردینے کا اعلان کیا ہے لیکن ان اسلامی اور عربی ملکوں کے حوالے سے شدید خطرہ ہے (جن کے حکمران سیکولرزم کے دلدادہ' امریکہ کے عشاق اور مغرب کے پرستار ہیں اور جو ذاتی طور پر بھی ایسے اسلام کے خواہش مند ہیں جس کو وہ اپنی مرضی کے مطابق چلا سکیں اور اس اسلام کے بالکل خلاف ہیں جو انہیں اپنی مرضی پر ڈالنے کیلئے مصر ہو) جہاں دین بیزاری کی جڑیں عرصے سے گہری کی جاتی رہی ہیں اور دین کو مداری کا کھیل بنایا جاتا رہا ہے چنانچہ بہت سے اسلامی اہل قلم اور دانشوروں نے شدید اندیشوں کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ تھوڑے عرصے کے دوران ہی پاکستان' مصر اور دیگر اسلامی خطوں میں دینی تعلیم پر مزید ضرب

لگائی جائے گی کیونکہ امریکہ نے سنجیدگی سے یہ کہہ دیا ہے کہ ''اسلامی عقل وفکر کے بڑھتے ہوئے سیلاب بلاخیز پر بند باندھنا وقت کا سب سے بڑا تقاضا اور امریکہ کی سب سے پہلی ترجیح ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے اسلامی دانشوروں اور اہل قلم کو اندیشہ ہے کہ مسلمان افغانستان ملک میں طالبان کے خلاف جنگ کے لئے جو وجہ جواز پیدا کیا گیا تھا' اس طرح کا وجہ جواز دوسرے ان اسلامی ملکوں میں اسلام پسندوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کے لئے پیدا کرلیا جائے گا جن کو امریکہ افغانستان کے بعد نشانہ بنانا چاہتا ہے اور جو مسلمان منافقین اور امیرکہ و مغرب کے کارندے افغانستان کی جنگ میں قولاً' فعلاً' یا سکوتاً شریک رہے ہیں۔ وہ دوسرے اسلامی ملکوں میں امریکہ کی جنگ ٹالنے کی سوچ بھی نہیں سکتے' چہ جائیکہ وہ اس سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھائیں یاد رہے کہ امریکہ ساٹھ ملکوں میں دہشت گردی کے نیٹ ورک کے پائے جانے کی بات کرتا رہا ہے اور عراق' ایران' لبنان' صومالیہ' سوڈان' سیریا اور کوریا پر تو باقاعدہ الزام عائد کرچکا ہے اب اس وقت وہ ایران اور عراق کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ خطرہ ہے کہ لفظی جنگ واقعی جنگ کی شکل اختیار کرلے اور عربی و اسلامی ملک جو یہ کہتے رہے ہیں کہ افغانستان کے بعد وہ کسی اسلامی ملک پر امریکی حملے کو برداشت نہیں کریں گے۔ دیکھنا ہے کہ کیا کرتے ہیں؟

افغانستان میں امریکہ کی صلیبی۔صہیونی جنگ میں فتحیابی نے' اس کے حوصلے بڑھادیئے ہیں اور جنگ کی اس اشتہا میں شدید اضافہ ہوگیا ہے۔ پہلے تو اس نے کہا تھا کہ اس کا مقصد صرف طالبان اور القاعدہ کو ختم کرنا اور ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن اور ان کے لوگوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنا ہے لیکن اب وہ جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا' نہ صرف دیگر اسلامی ملکوں پر حملے کے لئے پر تول رہا ہے بلکہ سارے عربی اور اسلامی ملکوں میں دین پسندوں اور علما و طلبہ پر پابندی عائد کرنے اور آئندہ ان کے پیدا ہونے کے تمام ذرائع کو مسدود کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف فلسطین کے سلسلے میں جو وہ کبھی کبھی اور حسب موقع ''شائستہ'' اور ''باادب'' اور ''رواداری'' کا اسلوب اپنایا کرتا تھا' اس کو چھوڑ کر اب اس نے کھلے عام اسرائیل کا ساتھ دینے' اسے بالکلیہ مظلوم قرار دینے اور فلسطینیوں کو ظالم اور دہشت گرد قرار دینے کی پالیسی پر عمل شروع کردیا ہے اور قضیہ فلسطین کو مسلمانوں کے لئے بالکل بے معنی کردینے اور ہمیشہ کیلئے دفن کردینے کی بات بالکل طے کرچکا ہے۔ وہ اس سلسلے میں کسی شرمندگی' جھینپ اور اسلامی خصوصاً عربی برادری سے کسی معذرت کے اظہار کی ضرورت نہیں سمجھتا' کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میدان اس کے لئے صاف ہے اور کسی اسلامی ملک میں اس کے یا اسرائیل کے مقابلے کی تاب نہیں اور یہ کہ سارے اسلامی ممالک اختلاف کو پس پشت ڈال کر' اس کے خلاف متحدہ محاذ بناسکیں' اس کی بھی کوئی امید نہیں امریکہ فلسطین کی جہادی اور مزاحمتی تحریکوں اور تنظیموں کو (جن میں حماس سرفہرست ہے) ''دہشت گرد'' قرار دے کر ان کے تمام اثاثے منجمد کرچکا ہے۔

جیسے جیسے اپنے عزائم میں امریکہ کو کامیابی ملتی جائے گی اس کی اشتہائے جنگ میں اضافہ ہوتا جائے گا اور

اس کے ''جنگی معدے'' کو سارے اسلامی ملکوں کی تباہی کی ہمہ گیر آگ ہی تسکین دے سکے گی۔

خلاصہ یہ کہ سقوطِ طالبان کے اور افغانستان میں اپنے عسکری اکتسابات کے بعد امریکہ دیکھ رہا ہے کہ کسی بھی اسلامی اور عربی ملک میں داخل ہو جانے کا دروازہ اس کے لئے چوپٹ کھلا ہوا ہے اور کسی بھی اسلامی قلعے میں داخل ہو کر ہر اس سپاہی کو ذبح کر سکتا ہے جو اسلام کا نعرہ لگاتا دین کی بولی بولتا ''اللہ اعلیٰ و اجل''(۴) کی آواز لگاتا اور ''اعبل ھبل'' پکارنے والے جاہلی مغربی امریکی صیہونی شیوعی اور صنم پرستی کے کیمپ کی مزاحمت میں آگے آگے رہتا ہے۔

حواشی

(۱) بعض اسلامی اہل قلم نے لکھا ہے کہ جب مجاہدین آپس میں بری طرح لڑ رہے تھے اور کسی طرح صلح پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے اور افغانستان کا ''اسلامی جہاد'' عالم کی نگاہ میں اپنی معنویت کھوتا جا رہا تھا تو بہت سے مسلم قائدین اور علمائے مخلصین نے افغانستان کے بار بار دورے کئے مختلف گروہوں کے قائدین سے ملاقات کرنے اور انہیں اسلام کا واسطہ دے کر اور جہاد کے نتائج کی تباہی سے خبردار کر کے انہیں ہتھیار ڈال دینے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی اور بتانِ رنگ و بو کو چھوڑ کر ملت میں گم ہو جانے کی دردمندانہ دعوت دی۔ بیان کرتے ہیں کہ علما کے وفد میں ایک بار مشہور اسلامی اہل قلم اور مفکر استاذ محمد قطب بھی تھے۔ انہوں نے مجاہدین سے دست بستہ گزارش کی کہ آپ اقتدار کے لئے نہ لڑیں لیکن مجاہدین کے اصرار اور انکار کو دیکھ کر وہ آب دیدہ ہو گئے کہ الٰہی انہیں کون سمجھائے۔

(۲) ۲۱ جنوری ۲۰۰۲ء (۶ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ) کو رائٹر کے حوالے سے عالمی اخبارات نے لکھا کہ ''قندھار کی بیوائیں اپنے بچوں کو گھاس اور جانوروں کا چارہ کھلانے پر مجبور ہیں۔ امریکی بمباری میں ہلاک ہو جانیوالے افراد کے اہل خانہ دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔'' اس سلسلے میں میں اخباروں میں چھپا تھا کہ ''مغل'' نامی ایک خاتون کے شوہر سمیت سارے رشتہ دار امریکی بمباری میں ہلاک ہو گئے وہ اور اس طرح کی بہت سی عورتیں اپنے بچوں کو گھاس کھلا کر زندہ رکھے ہوئی ہیں اخباروں نے لکھا کہ صرف مغربی افغانستان میں چالیس لاکھ افراد میں سے تیس لاکھ افراد مدد کے شدید محتاج ہیں جبکہ عالمی ادارے صرف ڈھائی ہزار افراد کو اس علاقے میں مدد دے رہے ہیں۔

(۳) عربی میں اسے ''الطابور الخامس'' کہتے ہیں اس کا اطلاق ان خفیہ دشمنوں پر ہوتا ہے جو ملک کی سرحد یا دفاعی لائنوں پر جاسوسی یا تخریب کاری کے منصوبے کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔

(۴) غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کو فتح کے بعد شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا تو کفار مکہ کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے انہوں نے حضور ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر مشتہر کر دی تھی اور ابوسفیان بعض اونچی جگہوں پر کھڑے ہو کر ''اعل ھبل'' (ہبل کی جے ہو'یا'' ہبل زندہ باد) کا نعرہ لگا رہا تھا۔ ہبل ان کے ایک اہم بت کا نام تھا جو کعبہ معظمہ کے اندر نصب تھا۔ حضور ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ تم بھی اسکو جواب دو کہ'' اللہ اعلیٰ و اجل'' (اللہ تعالیٰ سب سے بلند و برتر ہے)۔